1

#### IN THE SUPREME COURT OF PAKISTAN

(Appellate Jurisdiction)

Present:

Mr. Justice Jawwad S. Khawaja. Mr. Justice Ejaz Afzal Khan.

### Crl. Misc. Application No.86 of 2014

(Report of Secretary, Punjab Bar Council, Lahore)

IN

#### **Criminal Petition No.240 of 2012**

(Salamat Ali Chamma Vs. The State and another)

#### On Court's Notice:

For Punjab Bar Council: Mr. Khalid Umar, Assistant Secretary/Law Officer

Date of hearing: 26.02.2014.

### ORDER

<u>Jawwad S. Khawaja, J.</u> Mr. Khalid Umar, Advocate has appeared with the record. He shall prepare a copy of the record and file the same in Court before the next date of hearing.

- 2. The necessity for fixing this matter in Court, is evident from the circumstances set out in our order dated 31.8.2012 and the events which have followed the said order. We had noted in our order that "a competent, diligent and ethical Bar is an indispensable component of our judicial system. This system cannot function properly if Members of the Bar do not adhere to the code of conduct prescribed under the Legal Practitioners and Bar Councils Act, 1973". The provisions of Article 37(d) of the Constitution are also of the utmost relevance. This Article stipulates that "the State shall … ensure inexpensive and expeditious justice". From the decorous and dignified manner in which the learned trial Court dealt with the matter, it is apparent that there were hindrances placed before the learned trial Court which resulted in denial of the above noted constitutional imperative.
- 3. The Bar exists for the purpose of ensuring access to and delivery of justice. The Bar is also meant to stand up for upholding the rule of law. But the Bar can discharge these functions only if its members abide by their code of conduct and are subjected, like everyone else, to the rule of law.
- 4. The disciplinary mechanism of the Legal Practitioners and Bar Councils Act, 1976 and the proceedings taken by the Punjab Bar Council in this case appear, *prima facie*, to

2

have fallen short of the standards set out for Advocates in the code of conduct prescribed under the aforesaid Act.

5. It is inter alia, for the above reasons that we would like to examine the law and, in

the light thereof the decision of the Punjab Bar Council Tribunal dated 24.10.2013.

6. Notice issued to Malik Haider Zaman, Advocate has been returned unserved. Let

fresh notice issue to Malik Haider Zaman, Advocate for 17th March, 2014.

Judge

Judge

<u>Islamabad, the</u> 26<sup>th</sup> February, 2014. M. Azhar Malik

# سپریم کورٹ آف پاکستان (Appellate Jurisdiction)

بننج:

جناب جسٹس جواد ایس خواجہ، جج جناب جسٹس اعجاز افضل خان، جج

## Crl. Misc. Application No. 86 of 2014

(سیکرٹری پنجاب بارکونسل لا ہور کی رپورٹ)

INI

## Criminal Petition No. 240 of 2012

(سلامت على چتا بنام سركاروغيره)

عدالتى نولش ير: جناب خالد عمر، استلنت سيكر ٹرى / لاء آفيسر، منجانب پنجاب باركوسل تاريخ ساعت: 2014ء فير منجانب پنجاب باركوسل تاريخ ساعت:

<u>جوادالیں خواجہ، جج:</u> جناب خالد عمر، ایڈووکیٹ ریکارڈ کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں۔ وہ ریکارڈ کی ایک کا پی تیار کریں گے اور اگلی تاریخ ساعت سے پہلے عدالت میں اس کوجمع کروائیں گے۔

2۔ عدالت میں اس معاملے کی ساعت کی ضرورت ہمارے آرڈر بتاریخ 31.08.2012 میں بیان کردہ حالات سے ظاہر ہے اور وہ واقعات جو درج بالا آرڈر کے بعدرونما ہوئے۔ ہم نے اپنے آرڈر میں بیان کیا تھا کہ "ایک مجاز مستعداور اخلاقی بار ہمارے عدالتی نظام کا ناگز بر حصہ ہے۔ یہ نظام سیح طریقے سے کام نہیں کرسکتا اگر بار کے اراکین مستعداور اخلاقی بیروی نہیں کر سکتا اگر بار کے اراکین لیے اللہ کی بیروی نہیں کرتے۔ "

1973 مستعداور اخلاقی بار ہمارے عدالتی نظام کا ناگز بر حصہ ہے۔ یہ نظام سیح طریقے سے کام نہیں کرسکتا اگر بار کے اراکین کرتے۔ "
آکین کے آرٹوکل (کھار کی دفعات بھی اس سے بہت زیادہ مطابقت رکھتی ہیں۔ اس آرٹوکل میں بتایا گیا ہے کہ "ریاست۔۔۔۔ستے اور فوری انصاف کی فراہمی کویقینی بنائے گی۔ جس باوقار اور مختاط انداز میں معزز ٹرائل کورٹ نے اس منا معاملے کو نیٹایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ معزز ٹرائل کورٹ کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کی گئیں جس کا نتیجہ او پر بیان کردہ آگینی ذمہ داری سے انکار کی صورت میں سامنے آیا۔

3۔ بار کا مقصد انصاف تک رسائی اور انصاف کی فراہمی کو یقنی بیانا ہے۔ بار کا مقصد یہ بھی ہے کہ وہ قانون کی حکمرانی کے کھڑی ہوجائے۔ لیکن بار اِن ذمہ داریوں کو اُس وقت پورا کرسکتی ہے۔ جب اُسکے ممبران ضابطہ اخلاق کی پیروی

کریں۔اور ہرکسی کی طرح اپنے آپ کوقانون کی حکمرانی کیلئے پیش کریں۔

4۔ وکلاءاور بارکونسل ایکٹ 1976 کا تادیبی کاروائی کا طریقہ کاراورموجودہ کیس میں پنجاب بارکونسل کی طرف سے کی گئی کاروائی بظاہر مذکورہ بالاا کیٹ میں وکلاء کے بارے میں درج ضابطہ اخلاق کے معیار سے کم ہے۔

5۔ درجہ بالا وجوہات اور پنجاب بار کونسلٹریونل کے 2013-10-24 کے فیصلے کی روشنی میں ہم قانون کا دوبارہ مشاہدہ کرینگے۔

6۔ ملک حیدرز مان ، ایڈو کیٹ کو جاری کر دہ نوٹس عدم تعمیل کی وجہ سے واپس موصول ہوا ہے۔ ملک حیدرز مان ایڈو کیٹ کو کیٹ کو جاری کیا جائے۔ کو 2014-03-17 کیلئے دوبارہ نوٹس جاری کیا جائے۔

جج

3.

اسلام آباد 26 فروری 2014